سوال

کیا وضوء کرتے وقت گردن کا مسح کرنا مشروع ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

وضوء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہونے کی بنا پر گردن کا مسح کرنا مستحب نہیں

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ صحیح نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء میں گردن کا مسح کیا، بلکہ کسی صحیح حدیث میں بھی اس کا ثبوت نہیں ملتا، بلکہ جن صحیح احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضوء کا طریقہ بیان ہوا ہے اس میں ذکر نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گردن کا مسح کیا کرتے تھے، اس لیے جمہور علماء کرام امام مالک، امام شافعی، امام احمد کے ظاہر مسلک میں گردن کا مسح کرنا مستحب نہیں

اور جس نے اسے مستحب قرار دیا ہے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے مروی اثر یا ضعیف حدیث جس کا نقل کرنا ہی صحیح نہیں سے استدلال کیا ہے، کہ انہوں نے گدی تک گردن کا مسح کیا" اس طرح کا اثر یا حدیث قابل حجت نہیں، اور صحیح احادیث کے مقابلہ میں پیش نہیں ہو سکتی، علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ گردن کا مسح نہ کرنے سے وضوء صحیح ہے " انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (127/21).

یہ حدیث :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدی تک گردن کا مسح کیا" اسے ابو داود نے حدیث نمبر (132) میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف ابو داود میں اسے ضعیف کہا ہے

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے "المجموع" میں گردن کے مسح میں امام شافعی کے اصحاب کا اختلاف ذکر کرنے کے بعد کہا ہے :

"ان کے اقوال کا یہ اختصار ہے، جس کا ما حاصل چار وجہیں ہیں :

پہلی :

نئے پانی کے ساتھ مسح کرنا مسنون ہے

دوسری :

مسنون نہیں بلکہ مستحب ہے

تیسری :

سر اور کانوں کے مسح سے باقی ماندہ پانی سے مسح کرنا مستحب ہے

چوتھی :

نہ تو مستحب ہے اور نہ ہی مسنون

یہ آخری اور چوتھی وجہ ہی صحیح ہے، اسی لیے امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کا ذکر کیا ہے، اور نہ ہی ہمارے متقدم اصحاب نے، اور اکثر مصنفین نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا، اور اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا

بلکہ صحیح مسلم وغیرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

"اس کے سب سے برے امور بدعات ہیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے"

اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے"

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے :

"جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ کام مردود ہے"

اور جو حدیث طلحہ بن مصرف عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدی تک اور گردن کے آگے تک گردن کا مسح کرتے ہوئے دیکھا"

یہ حدیث متفقہ طور پر ضعیف ہے

اور غزالی رحمہ اللہ کا یہ قول : "گردن کا مسح کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے"

"گردن کا مسح کرنا طوق سے امان ہے"

یہ صحیح نہیں، کیونکہ یہ موضوع اور من گھڑت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام نہیں ہے" انتہی

دیکھیں : المجموع للنووی (489/1).

الغل : طوق اور زنجیر اور بیڑیوں کو کہتے ہیں، جو گردن میں ڈالی جائیں، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ڈالے جائینگے الرعد(5).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور جنہوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے وہ جو کچھ عمل کرتے رہے انہیں اسی کی سزا دی جائیگی سبا(33).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اور گردن پر مسح کرنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل کوئی حدیث ثابت نہیں" انتہی

دیکھیں: زادالمعاد لابن قیم (195/1).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"گردن کا مسح کرنا نہ تو مستحب ہے اور نہ ہی مشروع، بلکہ صرف سر اور دونوں کانوں کا مسح کیا جائیگا، جیسا کہ کتاب وسنت سے ثابت ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز(102/10).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

70120